نذرانۂ عقیدت

قاضی عبدالحلیم کلاچوی
نائب مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

بحضورِ قائدِ شریعت

حضرت اقدس امیرالمومنین فی الحدیث امیرِ شریعت حضرت شیخؒ پر آج سے ٹھیک تیرہ ۱۳ برس قبل جب کہ احقر مادرِ علم حقانیہ میں حضرتؒ کے پاؤں میں بیٹھتا تھا۔ اس وقت کا قصیدۂ مدحیہ ہے۔ پرانے کاغذات میں ایک بوسیدہ خدام الدین کے ٹائیٹل (آخری صفحہ) پر شائع شدہ صورت میں مل گیا۔ پرانی یاد تازہ ہوگئی۔ اور حقانیہ کے لیل ونہار آنکھوں میں گھومنے لگے اور حال کچھ اس طرح کا ہوگیا جس کی تصویر عربی شاعر نے اس طرح کھینچی ہے! ؎

وجرالدمع یجری بالتلاقی — وبدر البصر یجری فی المحاق
وللأخر بالقلب اجتماع — بیناوی ابصرحیّ علی الفراق

مسندِ علم و عمل کا پاسباں تُو ہی تو ہے — گلشنِ دین و ادب کا پاسباں تُو ہی تو ہے
پیکرِ حلم و حیا کہنا تجھے ہی زیب ہے — یادگارِ حضرت عثمانؓ اب تو ہی تو ہے
پست و بالا کے لیے یکساں تیری ذات ہے — ہر کسی کا ایک سا مشفق رہا تُو ہی تو ہے
تیری مجلس میں نہیں دیکھا تمیزِ رنگ و بُو — کل جہاں کا ایک سا ابرِ کرم تُو ہی تو ہے
درس تیرے میں بھرا ہے رنگ انور شاہؒ کا — شیخ مدنیؒ کی امانت کا امیں تُو ہی تو ہے
تُو نے سکھلائے ہمیشہ علم و حکمت کے رموز — دورِ حاضر کا غزالی سب کے ہاں تُو ہی تو ہے
تُو نے سمجھائے ہمیشہ دین و دانش کے اصول — فقہ حنفی کا حقیقی ترجماں تُو ہی تو ہے
دل سے کہتا ہوں تصنع سے تجھے صد بیر ہے — ظلمتوں میں شمع کافوری رہا تُو ہی تو ہے
ہاں نہیں ہے آج تیری فقہ و دانش کی مثال — فقہ نعماں کا امیں اور خوشہ چیں تُو ہی تو ہے
انقلابی قافلہ سوئے حرم اب ہے رواں — "قالبِ محمودؒ" میں روحِ رواں تُو ہی تو ہے
صد سکوں مجھ کو میسر ہے سمیع کو دیکھ کر — جس کا ہر قول و عمل اور ہر ادا تُو ہی تو ہے
تُو نے قائم کر دیا ہے اپنے ہاں اک "دیوبند" — سب اکابر کی توجہ کی جگہ تُو ہی تو ہے

کاش اس ناچیز پر پڑتی کبھی تیری نظر
میرے سب امراضِ باطن کی دوا تُو ہی تو ہے